بفیضانِ نظر: قیومِ زماں، محبوبِ سبحاں، مجددِ عصرِ حاضر حضرت اخوندزادہ
سیف الرحمن پیر ارچی و امام خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

قربانی کے احکام

تکبیرِ تشریق اور پس منظر

بحسبِ ارشاد

غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ ابوالآصف
حضرت الفقیر **میاں محمد حنفی سیفی** دامت برکاتہم العالیہ

تالیف

مفتی فاروق احمد محمدی سیفی فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ، مدرس: جامعہ محمدیہ سیفیہ

ناشر: شعبہ تحقیق وتخریج جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

بفیضانِ نظر: قیومِ زماں، محبوبِ سبحاں، مجددِ عصرِ حاضر حضرت اخوندزادہ

سیف الرحمن پیر ارچی و امام خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

قربانی کے احکام

تکبیرِ تشریق اور پس منظر

بحسبِ ارشاد: غوثِ زماں، طبیبِ روحاں، شیخ المشائخ ابو الآصف

الفقیر حضرت میاں محمد حنفی سیفی دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور

از قلم: مفتی فاروق احمد محمدی سیفی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ، مدرس: جامعہ محمدیہ سیفیہ

ناشر: شعبہ تحقیق و تخریج: جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لیے باقی رکھی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا، ارشاد فرمایا:

(فصل لربك وانحر ۲)

''تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔'' اس کے متعلق پہلے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں پھر فقہی مسائل بیان ہوں گے۔ حدیث ۱: ابو داود، ترمذی و ابن ماجہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون

زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔" حدیث ۲: طبرانی حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) نے فرمایا "جس نے خوشی دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔" حدیث ۳: طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔" حدیث ۴: ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: "جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔"
حدیث ۵: ابن ماجہ نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی

کہ صحابہ (رضی اللہ تعالی عنہم) نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) یہ قربانیاں کیا ہیں فرمایا کہ "تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے" لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے فرمایا: "ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی اون کا کیا حکم ہے فرمایا: "اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ حدیث ٦: صحیح بخاری میں براء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر اوس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اوس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اوس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے طیار کرلیا قربانی سے اوسے کچھ تعلق نہیں۔" ابو بردہ رضی

اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پڑوس کے لوگ غریب تھے انھوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے) اور عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) میرے پاس بکری کا چھ ماہ کا ایک بچہ ہے فرمایا: "تم اسے ذبح کرلو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہ کا بچہ کفایت نہیں کریگا۔" حدیث ۷: امام احمد وغیرہ براء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ "آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے اوس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کر ڈالا وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی سے کرلیا۔ نسک یعنی قربانی سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔"

ترمذی میں حنش سے مروی وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی

رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے کی قربانی کرتے ہیں میں نے کہا
یہ کیا اونھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے
وصیت فرمائی کہ میں حضور (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) کی طرف سے
قربانی کروں لہذا میں حضور (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) کی طرف
سے قربانی کرتا ہوں (اور ایک اپنی طرف سے)

مختصر اور ضروری احکام قربانی

مخصوص جانور کو مخصوص دنوں میں بہ نیت عبادت ذبح کرنے کو قربانی کہتے ہیں۔ لہٰذا مخصوص جانوروں کے علاوہ کوئی جانور ذبح کیا گیا یا مخصوص دنوں کے علاوہ کسی اور دن میں جانور ذبح کیا گیا تو قربانی ادا نہیں ہوگی۔ قربانی کے دن (وقت) بھی مخصوص ہیں اور جانور بھی مخصوص ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

(فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ)

"تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو"

(پ ۳۰۔ سورہ الکوثر ۲)

حدیث (۱) ابن ماجہ نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس میں وسعت (استطاعت) ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے''۔ قربانی کی استطاعت کا مطلب ہے جو غنی ہو (اس پر قربانی واجب ہے)

(اب یہ سمجھنا ضروری ہے کہ غنی کسے کہتے ہیں)

مسئلہ (1): جو شخص دوسو درھم یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کا مالک ہو یا حاجت اصلیہ کے علاوہ اس کی ملکیت میں اتنا سامان ہو کہ جس کی قیمت ملا کر جمع کریں تو دوسو درھم کو پہنچ جاتی ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔

حاجب اصلیہ سے مراد رہنے کا مکان، خانہ داری میں

ضرورت کا سامان، سواری کا ایک جانور، ایک گاڑی یا موٹر سائیکل، پہننے کے تین جوڑے کپڑوں کے اور ایک جوتا، اب جو اضافی برتن ہیں۔ جو اضافی بستر ہیں اور جو اضافی کپڑے اور جوتے ہیں جو اضافی گاڑیاں یا جانور ہیں اور جو اضافی کمرے یا گھر ہے ان سب کی قیمت کو جمع کریں اگر ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسے شخص پر قربانی واجب ہے۔ اگر چہ اس پر زکاۃ واجب نہ ہو۔ کیونکہ زکوۃ کا نصاب اور ہے) عامۃ الکتب)

قربانی کی اقسام: (۱) واجب قربانی۔ (۲) نفلی قربانی

پھر واجب قربانی کی تین اقسام ہیں۔

(۱) ایک وہ جو ہر غنی اور فقیر پر واجب ہے۔

(۲) دوسری وہ جو فقیر پر واجب ہے اور مالدار پر واجب نہیں۔

(۳) تیری وہ ہے جو صرف مالدار پر واجب ہے فقیر پر نہیں۔

مزید تفصیل یہ ہے۔

(۱) وہ قربانی جو امیر اور غریب دونوں پر واجب ہے یہ قربانی ''نذر'' کی ہے مثال کے طور پر کسی نے یہ کہہ دیا کہ اللہ کیلئے مجھ پر ایک بکری یا اونٹ کی قربانی کرنا ضروری ہے یا کسی جانور کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ بکری یا یہ اونٹ قربانی کرنا ضروری ہے یا یہ کہے (میں نے اس بکری کو قربانی کیلئے وقف کیا)

اب وہ شخص امیر ہو یا غریب اس پر یہ قربانی واجب ہوگئی۔

کیونکہ یہ واجب الا دا عبارت کی جنس سے ہے۔

(۲) ایسی قربانی جو فقیر پر واجب ہوتی ہے مالدار پر نہیں یہ وہ

قربانی ہے جو خریداری کی بنا پر واجب ہوتی ہے کہ اگر قربانی خریدنے والا فقیر ہو تو اس پر قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید کر اپنے اوپر خود قربانی واجب کی ہے۔ جبکہ غنی پر جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب نہیں ہوتی بلکہ اس کے غنی ہونے کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوتی ہے۔

فائدہ:۔ اگر کسی شخص کے پاس کوئی مینڈھا یا بکرا موجود ہو اور وہ اس کی قربانی کرنے کی نیت کرے یا اس نے کوئی مینڈھا یا بکرا خریدا اور خریداری کے وقت قربانی کی نیت نہ کی پھر اس کے بعد اس کی قربانی کرنے کی نیت کی، تو اس پر خریداری کی وجہ سے قربانی واجب نہ ہو خواہ مالدار ہو یا فقیر کیونکہ نیت خریداری کے وقت نہیں تھی۔ لہٰذا بعد والی نیت

کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(۳) ایسی قربانی جو مالدار پر واجب ہے فقیر پر نہیں یہ وہ قربانی ہے جو عیدالضحیٰ کے دن اس پر نذر یا اور خریداری کے وقت قربانی کی نیت کے بغیر واجب ہوتی ہے۔

جو زندگی کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت کو زندہ کرنے کیلئے ہے۔ وہ اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ان دنوں میں اپنے بیٹے کے بدلے میں مینڈھا ذبح کرنے کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح یہ قربانی پل ''صراط'' کی سواری، اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ اور غلطیوں کے کفارے کا وسیلہ ہے۔

(بدائع الصنائع جلد ۵، ص ۱۵۰)

وجوب قربانی کی شرائط:

قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں ۔اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں ۔(۲) مقیم ہونا یعنی مسافر پر قربانی واجب نہبں ۔(۳) آزاد ہونا یعنی غلام پر قربانی واجب نہیں۔(۴) غنی ہونا یعنی حاجت اصلیہ کے علاوہ نصاب یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر سامان وغیرہ کا مالک ہونا۔یعنی جس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے جبکہ زکوٰۃ کا نصاب صرف (سونا چاندی، پیسہ اور مال تجارت وغیرہ) مال نامی ہونا ہے۔

مرد ہونا قربانی کیلئے شرط نہیں اگر عورت غنی ہے تو اس پر بھی قربانی اسی طرح واجب ہے جس طرح مرد پر واجب ہے۔فتویٰ اس بات پر ہے کہ نابالغ اگر غنی ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں۔(بہارِ شریعت جلد ۳، صفحہ ۳۳۲)

مسئلہ 2:۔مسافر پر قربانی واجب نہیں اگر اس نے قربانی حالت سفر میں کی تو وہ نفل ہوگی اور اگر وہ مسافر قربانی کے دوسرے یا تیسرے دن میں مقیم ہو جاتا ہے تو اس پر دوبارہ قربانی کرنا واجب ہوگی (بدائع الصنائع جلد ۵)

مسئلہ 3: مالک نصاب نے بکرا خریدہ قربانی کیلیے اور گم ہو گیا اور وہ شخص اب بھی مالک نصاب ہے تو دوبارہ قربانی کیلیے جانور خریدنا یا حصہ ڈالنا واجب ہے۔ فقیر نے اگر بکرہ خریدہ قربانی کی نیت سے اور گم ہو گیا تو اب اس پر دوبارہ خریدنا واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ 4: ایک شخص فقیر تھا اس نے قربانی کر ڈالی اور قربانی کے دنوں میں غنی ہو گیا تو اس پر اب دوبارہ قربانی کرنا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت جلد ۳، صفحہ ۳۳۵)

قربانی کے جانور

مسئلہ 5: قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں 1۔ اونٹ۔ 2۔گائے۔3 بکری اور اس میں سے ہر ایک قسم کی جتنی اقسام ہیں سب داخل ہیں۔نر اور مادہ، خصی اور غیر خصی سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہو سکتی ہے۔بھینس گائے کی قسم میں شمار ہوتی ہے تمام لغت کی کتب سے یہ بات واضح ہے کہ بھینس گائے کی ایک قسم ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں ان کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔

(بہارِ شریعت)

قربانی کے جانو کی عمر

قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے۔اونٹ پانچ سال کا

گائے یا بھینس دوسال کی اور بکری ایک سال کی اس سے عمر میں کم ہوتو قربانی جائز نہ ہوگی زیادہ عمر ہونی جائز بلکہ افضل ہے (اور سال کا اندازہ چاند کی تاریخ سے ہوگا) ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا موٹا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہوتو اس کی قربانی جائز ہے (بہارِ شریعت، صفحہ 340 جلد 3)

مسئلہ 6: جتنی قربانی مہنگی ہوگی وہ افضل ہے۔

(عیب دار جانور)

مسئلہ 7:۔قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہوتو قربانی ہوجائے گی مگر مکروہ ہے اور زیادہ عیب ہوتو قربانی ہوگی ہی نہیں۔ مثلاً جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے اور ٹوٹے بھی جڑ سے تو اس کی قربانی

ناجائز ہے۔ جڑ سے کم ٹوٹا تو جائز ہے۔

جس جانور میں جنوں اس حد کا ہے کہ چرتا بھی نہیں اسکی قربانی ناجائز ہے اور اگر چرتا ہے تو جائز ہے۔ خصی جانور کی قربانی جائز ہے اگرچہ اس کے خصیے اور عضو تناسل کاٹ لیے گئے ہوں) جتنا بھی بوڑھا ہو اسکی قربانی جائز ہے۔ خارشی جانور کی بھی قربانی جائز ہے جبکہ صحت مند موٹا ہو اگر اتنا لاغر ہو کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا تو قربانی نہیں ہوگی۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ 8: بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ کاناپن جس جانور کا ظاہر ہو اس کی بھی قربانی ناجائز ہے۔ لنگڑا جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے نہ جا سکے اور اتنا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور جس کے کان یا دم یا چکی کٹے ہوں یعنی یہ عضو تیسرے

حصہ سے زیادہ کٹے ہوں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی اگر کان، دم یا چکی تیسرے حصہ سے کم کٹی ہے تو قربانی جائز ہے، جس کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک مکمل کان نہ ہو ان کی قربانی بھی نا جائز ہے۔ جس جانور کے کان مکمل ہیں مگر چھوٹے ہیں قربانی جائز ہے۔

مسئلہ 9: جس جانور کے دانت نہ ہوں اور گھاس کھانے کی صلاحیت نہیں رکھتا یا جس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں اس جانور کی قربانی نا جائز ہے۔ بکری کا اگر ایک تھن اور گائے یا بھینس کے دو تھن خشک ہوں تب بھی ان کی قربانی نا جائز ہے۔ جس جانور کی ناک کٹی ہو یا علاج کے ذریعہ دودھ خشک کر دیا یا جانور خنثی ہے یعنی جس میں نر اور مادہ دونوں کی علامتیں پائی جاتی ہیں ان کی قربانی نا جائز ہے۔

مسئلہ 10: قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا جس کی وجہ سے

عیب پیدا ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اسکی قربانی ہو جائے گی جبکہ فوری پکڑ لیا اور ذبح کر دیا گیا ہو۔

مسئلہ 11: ایک بکری یا اسکی اقسام کی قربانی صرف ایک فرد کی طرف سے ہو گی۔ لہٰذا اسی شخص کی طرف سے وہ بکرہ ذبح کیا جائے جس پر قربانی واجب ہے بعض اوقات ایک بکرہ کو گھر کے تمام افراد کی طرف سے ذبح کرتے ہیں تو وہ کسی کی طرف سے بھی قربانی نہیں ہوتی بلکہ ایک ہی فرد کی نیت کی جائے۔

اور بڑے جانور اونٹ، گائے۔ بھینس میں زیادہ سے زیادہ سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں مگر سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو اور کوئی بھی فرد بد عقیدہ نہ ہو۔ ورنہ سب کی قربانی ضائع ہو جائے گی۔

مسئلہ 12: قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں بلکہ کچھ نہ کچھ کھانا

مستحب ہے اور امیر غریب سب کو دے سکتے ہیں مگر بہتر ہے کہ گوشت کے تین حصے کئے جائیں۔ ایک فقراء کا ایک حصہ دوست واحباب کا اور ایک گھر کیلئے۔ تین دن سے زیادہ مدت تک بھی گھر میں گوشت جمع رکھ سکتے ہیں۔

فائدہ:۔ قربانی کا جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہونا چاہیے اور یاد سے تکبیر کہنی چاہیے ذبح کرنے والے کو۔

مسئلہ 13: قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے جب وہ وقت آیا اور شرائط وجوب پائے گئے قربانی واجب ہوگئی اور اس کا رکن اون مخصوص جانوروں میں کسی کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔ قربانی کی نیت سے دوسرے جانور مثلاً مرغ کو ذبح کرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ 14: جس شخص پر دین ہے اور اس کے اموال سے دین کی

مقدار کٹوتی کی جائے تو نصاب نہیں باقی رہتا تو اس پر قربانی واجب نہیں اسی طرح اگر اس کا مال یہاں موجود نہیں ہے اور ایام قربانی گزرنے کے بعد وہ مال اسے وصول ہوگا تو قربانی واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ 15: ایک مکان سردیوں کے لیے اور ایک گرمی کے لیے یہ حاجت میں داخل ہے ان کے علاوہ اس کے پاس تیسرا مکان ہو جو حاجت سے زائد ہے اگر یہ دوسو درہم کا ہے تو قربانی واجب ہے اسی طرح گرمی سردی کے بچھونے حاجت میں داخل ہیں اور تیسرا بچھونا جو حاجت سے زائد ہے اس کی قیمت کو بھی شامل کریں گے۔ غازی کے لیے دو گھوڑے حاجت میں ہیں تیسرا حاجت سے زائد ہے۔ اسلحہ غازی کی حاجت میں داخل ہیں ہاں اگر ہر قسم کے دو ہتھیار ہوں تو دوسرے کو

حاجت سے زائد قرار دیا جائے گا۔ گاؤں کے زمیندار کے پاس ایک گھوڑا حاجت میں داخل ہے اور دو ہوں تو دوسرے کو زائد مانا جائے گا۔ گھر میں پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے وقت پہننے کے کپڑے اور جمعہ وعید اور دوسرے موقعوں پر پہن کر جانے کے کپڑے یہ سب حاجت میں داخل ہیں اور ان تین جوڑوں کے سوا اوپر والے جوڑے اگر دوسو درہم کے ہیں تو قربانی واجب ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ 16: بالغ اولاد یا بیوی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو ان سے اجازت حاصل کرے اگر بغیر ان کی اجازت کے ان کی طرف سے قربانی کر دی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہ ہوگا اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ قربانی واجب نہیں ہے مگر کر دینا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ 17: قربانی کا حکم یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو قربانی واجب ہے کر لینے سے بری الذمہ ہو گیا اور اچھی نیت سے کی ہے ریا وغیرہ کی مداخلت نہیں تو اللہ (عزوجل) کے فضل سے امید ہے کہ آخرت میں اس کا ثواب ملے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ 18: یہ ضرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وقت تینوں دنوں میں جب چاہے کرے لہذا اگر ابتدائے وقت میں اس کا اہل نہ تھا وجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وقت میں اہل ہو گیا یعنی وجوب کے شرائط پائے گئے تو اس پر واجب ہو گئی اور اگر ابتدائے وقت میں واجب تھی اور ابھی کی نہیں اور آخر وقت میں شرائط جاتی رہیں مثلاً فقیر ہو گیا تو قربانی واجب نہ رہی۔) (عالمگیری)

مسئلہ 19: جب قربانی کے شرائط مذکورہ پائے جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا کم از کم ساتواں حصہ واجب ہے۔ ساتویں حصہ سے کم نہیں ہوسکتا بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکا میں اگر کسی ایک شریک کا ساتویں حصہ سے کم ہے تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوئی یعنی جن کا ساتواں حصہ پورہ یا اس سے زیادہ ہے ان کی بھی قربانی نہیں ہوئی۔ گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی ہوسکتی ہے۔ مثلا گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں ہوسکتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ سب شرکا کے حصے برابر ہوں بلکہ کم و بیش بھی ہوسکتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ جس کا حصہ کم ہے تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ 20: شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضروری ہے کہ

گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ کیا جائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم و بیش ہوگا تو ہر ایک اس کو دوسرے کے لیے جائز کر دے گا (معاف کردیا) اور کہہ دے گا کہ "اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا"، کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ 21: شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہٰذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے یہاں طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی ہوسکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔

(عالمگیری) یعنی نماز ہو چکی ہے اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ 22: یہ جو شہر و دیہات کا فرق بتایا گیا یہ مقام قربانی کے لحاظ سے ہے قربانی کرنے والے کے اعتبار سے نہیں یعنی دیہات میں قربانی ہو تو وہ وقت ہے اگرچہ قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور شہر میں ہو تو نماز کے بعد ہو اگرچہ جس کی طرف سے قربانی ہے وہ دیہات میں ہو لہذا شہری آدمی اگر یہ چاہتا ہے کہ صبح ہی نماز سے پہلے قربانی ہو جائے تو جانور دیہات میں بھیج دے۔ (درمختار)

مسئلہ 23: اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہو گئی اور عیدگاہ میں نہ

ہوئی جب بھی ہو سکتی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ 24: امام ابھی نماز ہی میں ہے اور کسی نے جانور ذبح کرلیا اگرچہ امام قعدہ میں ہو اور بقدر تشہد بیٹھ چکا ہو مگر ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو قربانی نہیں ہوئی اور اگر امام نے ایک طرف سلام پھیرلیا ہے دوسری طرف باقی تھا کہ اس نے ذبح کردیا قربانی ہوگئی اور بہتر یہ ہے کہ خطبہ سے جب امام فارغ ہو جائے اوس وقت قربانی کی جائے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ 25: امام نے نماز پڑھ لی اس کے بعد قربانی ہوئی پھر معلوم ہوا کہ امام نے بغیر وضو نماز پڑھا دی تو نماز کا اعادہ کیا جائے قربانی کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ 26: ایام نحر گزر گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اوس نے

نہیں کی ہے تو قربانی فوت ہوگئی اب نہیں ہوسکتی پھر اگر اوس نے قربانی
کا جانور معین کر رکھا ہے مثلاً معین جانور کے قربانی کی منت مان لی ہے
وہ شخص غنی ہو یا فقیر بہر صورت اوسی معین جانور کو زندہ صدقہ کرے اور
اگر ذبح کر ڈالا تو سارا گوشت صدقہ کرے اوس میں سے کچھ نہ کھائے
اور اگر کچھ کھالیا ہے تو جتنا کھایا ہے اوس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر
ذبح کیے ہوئے جانور کی قیمت زندہ جانور سے کچھ کم ہے تو جتنی کمی ہے
اسے بھی صدقہ کرے اور فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے اور
قربانی کے دن نکل گئے چونکہ اس پر بھی اسی معین جانور کی قربانی واجب
ہے لہذا اس جانور کو زندہ صدقہ کردے اور اگر ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے
جو منت میں مذکور ہوا۔ یہ حکم اوسی صورت میں ہے کہ قربانی ہی کے لیے
خریدا ہو اور اگر اوس کے پاس پہلے سے کوئی جانور تھا اور اوس نے اوس

کے قربانی کرنے کی نیت کرلی یا خریدنے کے بعد قربانی کی نیت کی تو اوس پر قربانی واجب نہ ہوئی۔ اور غنی نے قربانی کے لیے جانور خرید لیا ہے تو وہی جانور صدقہ کردے اور ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور خریدا نہ ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ 27: قربانی کے دن گزر گئے اور اوس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اوس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقرعید آگئی اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا اس سال کرلے یہ نہیں ہوسکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اوس کی قیمت صدقہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ 28: جس جانور کی قربانی واجب تھی ایام نحر گزرنے کے بعد

اوسے بیچ ڈالا تو ثمن کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (عالمگیری)

(قربانی کے بعض مستحبات)

مسئلہ 29: مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ اور خوبصورت اور بڑا ہو اور بکری کی قسم میں سے قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا مینڈھا چت کبرا ہو جس کے خصیے کوٹ کر خصی کر دیا ہو کہ حدیث میں ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایسے مینڈھے کی قربانی کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ 30: ذبح کرنے سے پہلے چھری کو تیز کرلیا جائے اور ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اوس کے تمام اعضا سے روح نکل نہ جائے اس وقت تک ہاتھ پاؤں نہ کاٹیں اور نہ چمڑا اوتاریں اور بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے اگر اچھی طرح ذبح کرنا

جانتا ہو اور اگر اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقت قربانی حاضر ہو حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا: کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ کہ اوس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں جو کچھ گناہ کیے ہیں سب کی مغفرت ہو جائے گی اس پر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یا نبی اللہ (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) یہ آپ کی آل کے لیے خاص ہے یا آپ کی آل کے لیے بھی ہے اور عامہ مسلمین کے لیے بھی فرمایا کہ میری آل کے لیے خاص بھی ہے اور تمام مسلمین کے لیے عام بھی ہے۔ (عالمگیری، زیلعی، شلبیہ)

مسئلہ 31: قربانی کا جانور مسلمان سے ذبح کرانا چاہیے اگر کسی

مجوسی یا دوسرے مشرک سے قربانی کا جانور ذبح کرادیا تو قربانی نہیں ہوئی بلکہ یہ جانور حرام و مردار ہے اور کتابی سے قربانی کا جانور ذبح کرانا مکروہ ہے کہ قربانی سے مقصود تقرب الی اللہ ہے اس میں کافر سے مدد نہ لی جائے بلکہ بعض ائمہ کے نزدیک اس صورت میں بھی قربانی نہیں ہوگی مگر ہمارا مذہب وہی پہلا ہے کہ قربانی ہو جائے گی اور مکروہ ہے۔(زیلعی، شلبیہ)

مسئلہ 32: قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو دے سکتا ہے کھلا سکتا ہے بلکہ اوس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقرا کے لیے اور ایک حصہ دوست و احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے، ایک تہائی سے کم صدقہ نہ

کرے۔اورکل کوصدقہ کردینا بھی جائز ہےاورکل گھرہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے۔ تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کے لیے رکھ لینا بھی جائز ہےاور بعض حدیثوں میں جواس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے اگراس شخص کے اہل وعیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بال بچوں ہی کے لیے رکھ چھوڑے۔(عالمگیری)

مسئلہ 33: قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے

مسئلہ 34: قربانی اگر منت کی ہے تو اوس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیا کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے۔(زیلعی)

مسئلہ 35: میت کی طرف سے قربانی کی تو اوس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے دوست احباب کو دے فقیروں کو دے یہ ضرور نہیں کہ سارا گوشت فقیروں ہی کو دے کیوں کہ گوشت اس کی ملک ہے یہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اگر میت نے کہہ دیا ہے کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کردے۔

(ردالمحتار) بہار شریعت

مسئلہ 36: ذبح میں یہ امور مستحب ہیں

(1) دن میں ذبح کیا جائے۔

(2) تیز آلے، چھری، تلوار وغیرہ سے ذبح کیا جائے کند آلے سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

(3) حلق کی طرف سے ذبح کیا جائے گدی کی طرف سے ذبح کرنا

مکروہ ہے۔

(4) تمام رگیں کاٹ دی جائے بعض کو کاٹنا بعض کو چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

(5) رگوں کے کٹ جانے پر اکتفاء کیا جائے سر کو جدا نہیں کیا جائے جدا کرنا مکروہ ہے۔

(6) رگیں کاٹنے میں نرمی کرنا، جانور کے پہلوں پر سہارا لینا مکروہ ہے۔

ذبح میں درج ذیل چیزیں مکروہ ہیں۔

(1) ذبح کے وقت اللھم تقبل من فلانا کہنا مکروہ ہے اسے ذبح سے پہلے ۔۔یا۔۔ بعد میں کہا جائے۔

(2) جانور کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے ہی حرام مغز تک چھرت پہنچانا۔

(3) جانور کے ٹھنڈا ہونے سے قبل اس کی کھال اتارنا۔

(4) اس کے سامنے چھری تیز کرنا اسی طرح ہر وہ کام مکروہ ہے جس

سے جانور کو بلا ضرورت تکلیف پہنچے ان چیزوں سے بچنا افضل واولی ہے لیکن ان چیزوں کے ارتکاب سے جانور حرام نہیں ہوگا حلال ہی رہے گا۔ (فتویٰ عالمگیری جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 355)

ذبح کے وقت جانور کا رخ قبلہ کی طرف نہ کرنے کا حکم

سوال: اگر ذبح کے وقت بلا کسی عذر کے جانور کا منہ قبلہ کی طرف نہ کیا تو کیا اس صورت میں جانور حرام ہوگا؟

جواب: جی نہیں حلال ہی رہے گا مگر ایسا کرنا بلا کسی عذر کے مکروہ و خلاف سنت مؤکدہ ہے بچنے میں احتیاط ہے کیونکہ امام مالک کے نزدیک اس صورت میں جانور حرام ہے اور اختلاف سے بچنا اولی ہے۔ (درمختار صفحہ نمبر 495 جلد نمبر 9 فتوی عالمگیری جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 355)

ذبح اور مددگار دونوں پر تسمیہ پڑھنا ضروری ہے۔

سوال: اگر دوسرے سے جانور ذبح کرایا لیکن ذبح کے وقت خود اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں دونوں (ذبح کرنے والے اور ہاتھ رکھنے والے) پر اللہ کا نام لینا ضروری ہے ایک نے بھی قصداً چھوڑ دیا یا یہ خیال کر کے چھوڑ دیا کہ دوسرے نے لے لیا مجھے کہنے کی کیا ضرورت تو دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔ (ردالمحتار جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 504)

تسمیہ پڑھنے کے بعد کام میں مشغول ہو گیا پھر ذبح کیا تو؟

سوال: اگر کسی نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی مگر ذبح نہیں کیا بات کرنے لگ گیا یا دوسرے کام میں مشغول ہو گیا پھر ذبح کیا اور دوبارہ بسم اللہ نہیں پڑھی تو کیا جانور حلال ہو جائے گا؟

جواب: اس سلسلے میں قاعدہ یہ کہ اگر تسمیہ پڑھنے کے بعد عمل قلیل (تھوڑے کام) میں مشغول ہوا مثلاً تھوڑی سی بات کی یا ایک گھونٹ

پانی پیا یا ایک لقمہ کھایا یا چھری تیز کی پھر ذبح کیا تو جانور حلال ہے اور اگر عمل کثیر (زیادہ کام) میں مشغول ہوا مثلاً زیادہ کھایا یا لمبی بات کی تو اس جانور کا کھانا مکروہ ہے اور عمل قلیل و کثیر کا تعین لوگوں کے عرف و عادت سے کیا جائے گا کہ لوگ جس کو کثیر کہے وہ کثیر اور جس کو قلیل کہے وہ قلیل ہے۔ (فتوی عالمگیری جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 356)

(جانور ذبح کرنے کا طریقہ)

قربانی کا جانور ان شرائط کے موافق ہو جو مذکور ہوئیں یعنی جو اس کی عمر بتائی گئی اس سے کم نہ ہو اور ان عیوب سے پاک ہو جن کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور بہتر یہ کہ عمدہ اور فربہ موٹا ہو۔ قربانی سے پہلے اسے چارہ پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔ اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چھری تیز کر لیں ایسا نہ ہو

کہ جانور گرانے کے بعد اس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا مونھ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے۔

انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لاشریك لہٗ و بذلك امرت وانا من المسلمین اللھم لك ومنك بسم اللہ اللہ اکبر.

اسے پڑھ کر ذبح کر دے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اللھم تقبل منی کما تقبلت من خلیلك ابراھیم علیہ السلام وحبیبك محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم.

اس طرح ذبح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں کٹ جائیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے یعنی جب تک اوس کی روح بالکل نہ نکل جائے اوس کے نہ پاؤں وغیرہ کاٹیں نہ کھال اوتاریں اور اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو منیکی جگہ من کے بعد اوس کا نام لے۔ اور اگر وہ مشترک جانور ہے جیسے گائے اونٹ تو وزن سے گوشت تقسیم کیا جائے محض تخمینہ سے تقسیم نہ کریں۔ پھر اس گوشت کے تین حصے کر کے ایک حصہ فقرا پر تصدق کرے اور ایک حصہ دوست واحباب کے یہاں بھیجے اور ایک اپنے گھر والوں کے لیے رکھے اور اس میں سے خود بھی کچھ کھالے اور اگر اہل وعیال زیادہ ہوں تو تہائی سے زیادہ بلکہ کل گوشت بھی گھر کے

صرف میں لاسکتا ہے۔ اور قربانی کا چمڑا اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لیے دیدے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دیدے یا کسی فقیر کو دیدے۔ بعض جگہ یہ چمڑا امام مسجد کو دیا جاتا ہے اگر امام کی تنخواہ میں نہ دیا جاتا ہو بلکہ اعانت کے طور پر ہو تو حرج نہیں۔

بحر الرائق میں مذکور ہے کہ قربانی کرنے والا بقر عید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے اس سے پہلے کوئی دوسری چیز نہ کھائے یہ مستحب ہے اس کے خلاف کرے جب بھی حرج نہیں۔

تکبیرِ تشریق کے الفاظ اور اس کا پس منظر

تکبیرِ تشریق کا پس منظر یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے میں جانور لے کر پہنچے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے بس تیار ہی ہیں تو اُنھوں نے اس خوف سے کہ مجھے پہنچنے میں اگر ذرا سی دیر ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر ڈالیں گے، اس لیے انھوں نے حضرت ابراہیم کو متنبہ کرنے کے لیے دور سے ہی پکارا:

اللہ أکبر، اللہ أکبر۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب انھیں دیکھا تو فرمایا

: لا إلٰه إلا اللہ، واللہ أکبر۔

اور جب اسماعیل علیہ السلام کو فدیے کے جانور کا علم ہوا تو انھوں نے کہا: اللہ أکبر، وللہ الحمد۔ (البحر الرائق) اس طرح تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہوئے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (کنز العمال)

تکبیر تشریق کی مشروعیت

تکبیر تشریق کی مشروعیت اس وقت کی تعظیم کے لیے ہے، جس میں مناسکِ حج ادا کیے جاتے ہیں۔ اس لیے اس کی شروعات یومِ عرفہ سے ہوتی ہے کہ اس دن حاجی عرفات کے میدان میں قیام کرتے ہیں۔ (بدائع الصنائع) حضرت عکرمہؒ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل

کرتے ہیں کہ وہ عرفے کے دن صبح سے ایام تشریق کے آخری دن تک تکبیریں کہتے تھے۔ (سنن کبری بیہقی)

تکبیر تشریق کا حکم

۹/ ذی الحجہ کی نمازِ فجر سے ۱۳/ ذی الحجہ کی نمازِ عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ تکبیر تشریق ہر مسلمان پر واجب ہے، خواہ وہ مسافر ہو یا مقیم، مرد ہو یا عورت، شہری ہو یا دیہاتی، آزاد ہو یا غلام، جماعت سے نماز پڑھنے والا ہو یا منفرد۔ البتہ ان دنوں کی کوئی نماز چھوٹ جائے تو بعد میں اس کی قضا کے وقت تکبیر تشریق پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح پہلے کی کوئی قضا نماز جو کہ واجب الادا تھی، اسے ان دنوں میں قضا کرے، تو بھی تکبیر

تشریق نہیں پڑھی جائے گی۔ یہ تکبیر مرد متوسط بلند آواز اور عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔ (خلاصۃ الفتاویٰ، تبیین الحقائق، ہندیہ) بہت سے لوگ اس میں غفلت برتتے ہیں، یا تو پڑھتے ہی نہیں یا مرد ہو کر آہستہ پڑھ لیتے ہیں، حالاں کہ اس کا درمیانی طریقے پر بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے۔

اگر نمازِ قضا کو اِنھیں دنوں میں ادا کرے؟

جن دنوں میں یہ تکبیر کہی جاتی ہے اگر ان دنوں کی کوئی نماز رہ گئی ہو، اب اگر اس کی قضا اسی سال کے ان ہی دنوں میں کی جائے گی تب تو یہ تکبیر کہی جائے گی، ورنہ نہیں۔ مثلاً نویں تاریخ کی نماز کی قضا اسی سال کی دسویں کو کی جائے تو تکبیر بھی نماز کے بعد کہی جائے اور اگر اس کی قضا ان دنوں کے گزرنے کے بعد یا اگلے سال کے ان ہی دنوں میں کی

جائے، اسی طرح ان دنوں سے پہلے کی قضا نماز اگر ان دنوں میں پڑھے، تو یہ تکبیر نہ کہے۔

تکبیرِ تشریق نماز کے بعد کب تک؟

فرض نماز کے بعد فوراً تکبیرِ تشریق کہہ لینی چاہیے، لیکن اگر دعا مانگتے ہوئے کسی کو یاد آئے، تو اسی وقت پڑھ لے، واجب ادا جائے گا۔ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد جب تک قبلے سے سینہ نہ پھیرا ہو اور نہ کوئی ایسا کام کیا ہو جس سے نماز کی بنا ممنوع ہو جاتی ہے، اس وقت تک یہ تکبیر کہی جا سکتی ہے۔ نماز کے سلام کے بعد اگر کسی نے قہقہہ لگایا یا عمداً حدث کیا، یا کلام کیا تو اب یہ تکبیر نہیں کہہ سکتا۔ البتہ اگر سلام کے بعد خود بخود حدث ہو گیا ہو تو یہ تکبیر کہہ لے، کیوں کہ ان کے لیے وضو شرط نہیں ہے۔

(الہندیۃ)

اگر مسبوق نے امام کے ساتھ تکبیر کہہ دی؟

مسبوق یعنی جس کی کوئی رکعت رہ گئی ہو وہ بھی اپنی رکعت پوری کرنے کے بعد یہ تکبیر کہے گا۔ لیکن اگر بھول کر اس نے امام کے ساتھ تکبیر تشریق کہہ لی تو بھی اس کی نماز درست ہوگئی۔ (دیکھیے الفضائل و الاحکام للشهور والایام)

نمازِ جمعہ کے بعد تکبیرِ تشریق

ایامِ تشریق میں جمعہ آجائے تو نمازِ جمعہ کے بعد بھی تکبیرِ تشریق پڑھی جائے گی۔ عقب کل فرض عیني ۔ (الدر المختار مع الشامي)

نمازِ عید الاضحیٰ کے بعد تکبیرِ تشریق

عید الاضحی کی نماز کے بعد بالجہر تکبیرِ تشریق پڑھنا بالاتفاق ثابت اور جائز ہے، البتہ وجوب واستحباب میں اختلاف ہے، لیکن وجوب کا قول

راجح ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ نمازِ عید کے بعد بھی تکبیر تشریق کا وجوب معلوم ہوتا ہے، کیوں کہ یہ نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، اگر چہ فی نفسہٖ فرض نہیں۔اسی پر مسلمانوں کا توارث ہے۔(البحر الرائق)

ایک سے زیادہ تکبیر تشریق

تکبیر تشریق ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ کہنا واجب ہے، اور واجب سمجھے بغیر ایک سے زیادہ مرتبہ کہنے میں حرج نہیں ہے، بلکہ مزید ثواب کی امید کی جا سکتی ہے۔(الدر المختار مع الشامی) فقہی عبارات اور آکابر کے فتاویٰ سے بھی مستفاد ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ تکبیر تشریق کہنی چاہیے، اور اس سے زائد کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس زیادتی کو سنت سمجھنا مکروہ ہے۔ محض ذکر سمجھ کر پڑھنے میں مضایقہ نہیں۔

تعارف جامعہ محمدیہ سیفیہ

غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ، ابوالآصف الفقیر حضرت **میاں محمد حنفی سیفی** دامت برکاتہم العالیہ
آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف (لاہور)

سرکار مبارک کے زیر انتظام اہلسنت کا عظیم الشان علمی وروحانی مرکز، جامعہ محمدیہ سیفیہ قائم ہے جسکی شاخیں الحمدللہ پاکستان سے بیرون ملک تک پہنچ چکی ہیں

الحمدللہ جامعہ محمدیہ سیفیہ میں کثیر شعبہ جات قائم ہو چکے ہیں مثلاً

(۱) درس نظامی طلباء وطالبات مکمل دورہ حدیث شریف تک (۲) شعبہ تجوید وحفظ۔ (۳) شعبہ عصری (دنیوی) تعلیم کا انتظام۔ (۴) شعبہ محمدیہ سیفیہ آن لائن سسٹم۔ (۵) شعبہ دارالافتاء محمدیہ سیفیہ (۶) محمدیہ سیفیہ لائبریری۔ (۷) شعبہ علم باطن کی ترویج۔ (اسلاف کی تعلیمات کے مطابق الحمد للہ یہ شعبہ اس جامعہ کی خاصیت ہے اور نایاب ہے)۔ (۸) شعبہ جدید مسائل پر تحقیق (۹) شعبہ نشرواشاعت میں شعبہ کے تحت الحمدللہ کافی کتب شائع ہو چکی ہیں، مثلاً شیخ کامل کی پہچان مع آداب شیخ، فکر الصوفی، سرکار مبارک کا پیغام طریقت حاصل کرنے والوں کے نام، سالکین پر کیے جانے والے سوالات اوران کے جوابات، عشر کے احکام، ٹخنوں سے کپڑا لٹکانے سے متعلق 40 احادیث بنام احادیث اربعین تواضع۔ ان شاءاللہ عنقریب کنز الصلوٰۃ بھی شائع ہو جائے گی۔ (۱۰) کمپیوٹر کورس وغیرہ

الحمدللہ ابھی جامعہ محمدیہ سیفیہ کا تعمیری سلسلہ جاری ہے صاحب استطاعت حضرات تشریف لائیں جامعہ میں دین کے کام کو اپنی نظروں سے دیکھیں اور نیکی اور کار خیر میں حصہ ڈال کر تعاون فرمائیں اور اس نمبر پر رابطہ فرمائیں 0321-8429707